بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

قیمت سالانہ

نمبر ۱	مورخہ ۴ر جولائی ۱۹۲۱ء	دو شنبہ	مطابق شوال ۱۳۳۹ھ	جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

دار الامان میں خدا کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔ یکم جولائی کو خطبہ جمعہ جناب مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ جسمیں لوکل حالات کے متعلق بہت مفید اور ضروری نصائح فرمائیں:۔

جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے درس قرآن کریم جسمیں سبقاً ترجمۃ القرآن پڑھایا جاتا ہے اور جو رمضان کی وجہ سے ملتوی ہو گیا تھا عشاء کے بعد جاری کر دیا ہے۔ صبح کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود کی کتاب شہادۃ القرآن کا درس مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیتے ہیں۔

گرمی کی شکایت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور تھوڑی سی بارش کا اثر بالکل زائل ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنا رحم کرے:۔

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت سری نگر پہنچ گئے

سری نگر سے ۲۹ر جون کی برقی اطلاع مرسلہ سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے مظہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مع الخیر سری نگر پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر از قادیان تا راولپنڈی

قادیان سے ۲۵ر جون روانہ ہو کر بخیریت تمام بٹالہ پہنچے راستے میں تمام وقت ابر رہنے کی وجہ سے گرمی سے امن رہا۔ بٹالہ میں سخت آندھی آئی۔ اور اسی آندھی میں سوار ہوئے۔ امرتسر کے سٹیشن پر تمام جماعت موجود تھی۔ سٹیشن پر ریزرو گاڑی پہلے ہی موجود تھی۔ حضرت صاحب سوار ہو گئے۔ حضرت ام المومنین کھڑکی گرنے کی وجہ سے دو انگلیاں ہاتھ کی کچل گئیں۔ اور سخت تکلیف پہونچی۔ لاہور دس بجے کے قریب پہنچے۔ یہاں خوب بارش ہوئی۔ سٹیشن پر اکثر احباب موجود تھے۔ بارش میں ہی مستری موسیٰ صاحب کی دعوت کا کھانا گاڑیوں میں پہنچا۔ لاہور سے لیکر راولپنڈی تک اکثر مقامات پر جہاں جہاں احمدی احباب کو اطلاع ہو چکی تھی۔ حضرت صاحب کی زیارت کے لئے آتے رہے۔ اور اسوجہ سے حضور قریباً رات بھر بالکل نہ سو سکے۔ ۱۱ بجے ۲۶ر جون کو راولپنڈی پہنچے۔ یہاں کی جماعت کے دوستوں نے بڑی سرگرمی سے استقبال کیا۔ اور موٹروں اور ٹانگوں پر سوار کرا کر تمام قافلہ کو فرودگاہ پر لے گئے۔ سٹیشن پر ایک مسلمان ٹکٹ کلکٹر نے ہم کو اور ہمارے احباب کو ہر طرح سے تنگ کیا

مگر خدا نے اس کے شر سے محفوظ رکھا

راولپنڈی میں حضور کا قیام: بابو نور الدین صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ کے ہاں ہوا۔ کچھ احباب کیمبل پور، کوہاٹ اور نوشہرہ وغیرہ سے بھی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ خاصی ہے۔

راولپنڈی سے روانگی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۷ / جون کو ۱۰ بجے راولپنڈی سے لاریوں پر سوار ہو کر سری نگر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں شیخ فضل احمد صاحب اور ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی مری سے موٹر پر سوار ہو کر حضور کے استقبال کے لئے آئے۔ اور بعد ملاقات، کھانے وغیرہ کا انتظام کرنے کے لئے موٹر کو تیز چلا کر واپس چلے گئے۔ حضور معہ قافلہ ۱ بجے کے قریب مری پہنچے۔ جہاں ہمارے متذکرہ بالا احباب کے گھر سے دوست شیخ عبد الغنی صاحب ہیڈ ایجنٹ (جو کہ شیخ مشتاق احمد صاحب احمدی گوجرانوالہ کے ہم زلف ہیں) نے اپنے مکان پر نہایت پُر تکلف دعوت کا انتظام کیا۔ شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ احباب مری نے اپنی طرف سے شام کے کھانے کی رسد بھی بہم دی۔

ایک اور بات یہاں قابل تذکرہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک معزز انگریز لیڈی نے ہمارے بھائی شیخ الٰہی بخش صاحب کی معرفت پانچ روپیہ نذرانہ بدیں الفاظ پیش کیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سے واقف ہوں۔ میرا ان پر بڑا اعتقاد ہے۔ یہ ان کے خلیفہ ہیں۔ یہ بھی ویسے ہی ہوں گے۔ ساڑھے چار بجے مری سے روانہ ہوئے۔ اور رات کو کوہالہ کے ڈاک بنگلہ پر قیام کیا۔ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

کوہالہ سے روانگی

کوہالہ جو کہ انگریزی علاقہ اور ریاست کشمیر کے علاقہ کی سرحد پر واقع ہے۔ صبح ساڑھے پانچ بجے روانہ ہو کر ۱۳۲ میل کا سفر طے کرتے ہوئے شام کو ساڑھے سات بجے سری نگر پہنچے۔ یہاں خلیفہ نور الدین صاحب جمونی اور ان کے پ[illegible] عبد الرحیم صاحب اور خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ا[illegible] استقبال کے لئے موجود تھے۔ ایک بوٹ ہاؤس پر تمام اسباب وغیرہ رکھا گیا۔ اور اسی میں ہی رات گذاری۔ اب ارادہ ہے۔ کوئی اور مکان تبدیل کیا جائے۔ حضرت صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور ہمراہی بھی سب تندرست ہیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) حشمت اللہ ۲۹ / جون ۱۹۲۱ء

احمدی جماعتوں کے امیروں کے فرائض

بیرونی جماعتوں کے لئے جو امیر مقرر کئے گئے ہیں ان کے فرائض یہ ہوں گے کہ

۱۔ جماعت کے تمام انتظام کا ذمہ وار [illegible]

۲۔ عموماً امیر کثرت رائے کا احترام کریگا۔ مگر چونکہ وہ ذمہ دار ہو گا۔ اس کا حق ہو گا۔ کہ جس وقت کسی تجویز کو سلسلہ کے لئے مضر یا مخل امن و انتظام دیکھے۔ اپنے اختیار سے روک دے۔ اور اس صورت میں اس کو رجسٹر میں لکھنی پڑیگی۔ یا یہ لکھنا ہو گا کہ بعض ایسی وجوہ کی بنا پر میں کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔ جن کا بیان کرنا میں مفاد سلسلہ کے خلاف سمجھتا ہوں۔ تا کہ اگر لوگوں کو امیر کے طرز عمل کے خلاف شکایت ہو۔ تو اس سے وجوہ دریافت کی جا سکیں (یعنی خلیفہ وقت یا اس کے قائمقام کی طرف سے)

۳۔ جلسہ کے وقت عموماً متفقہ رائے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یعنی اس طور پر جلسہ کی کارروائی چلائی جائے۔ کہ ہر ایک امر اتفاق رائے سے پاس ہو۔ کثرت رائے مجبوری میں ہی ہونی چاہیئے۔

خاکسار شیر علی ناظر اعلیٰ قادیان

ایک بھائی کی مدد

یہاں سکرنڈ (سندھ) کے پیرگوٹھ میں تھوڑے عرصہ میں ایک آدمی کی ساٹھ بکریاں مر گئیں۔ اس کے بڑے بھائیوں میں سے ہر ایک نے چند بکریاں دے کر اس کی ضرورت کو پورا کیا۔ کیونکہ وہ بہت عیالدار آدمی تھا۔ اور اس کا گذارہ مال پر ہی تھا۔ گذشتہ زمانہ میں اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہمدردی کا بہت مادہ تھا۔ آج وہ ہمدردی کا نمونہ احمدی جماعت میں دیکھا گیا ہے۔ مولا کریم ہر ایک کو سمجھ عطا کرے۔ آمین

بندہ عاجز محمد پریل احمدی از سکرنڈ (سندھ)

کالجوں کے کامیاب احمدی طلباء

امسال سوائے لاہور کے کالجوں کے احمدی طالب علموں کے بیرونی مقامات کے احمدی طلباء کی کامیابی کی ہمیں اطلاع نہیں ملی۔ حالانکہ ایسی اطلاعیں ضروری ہوتی ہیں۔ احباب توجہ کریں۔ علی گڈھ سے امسال ایک احمدی کے بی اے میں پاس ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ جو کہ مسٹر محمد اسلم پسر جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسری ہیں۔

درخواست دعا

مولا کریم اپنے فضل و کرم سے میری تمام دینی و دنیاوی مشکلات دور کرے۔ خادم دین بنا وے۔ میرے رشتہ داران کو قبولیت حق کی توفیق دیوے۔ میری اہلیہ و لڑکی بیمار ہے۔ اسکو صحت عطا ہو۔

خاکسار محمد حیات احمدی محرر کورٹ آف وارڈس سلانوالی ملتان

میرا لڑکا مسمی محمد دین بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی استدعا ہے۔ حافظ احمد دین فیروز پور

بندہ بخار سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرماویں۔ اور یہ بھی عرض ہے کہ یہاں کی جماعت کے لئے بھی احباب دعا فرماویں۔

خاکسار کے۔ عبد اللہ احمدی کوڈلی منٹو مالابار

ایڈیٹر کی ضرورت

الحکم کے لئے ایک اڈیٹر کی ضرورت ہے۔ امیدوار علوم دینیہ سے ماہر و واقف، خدمت سلسلہ کیلئے جوش رکھنے والا احمدی ہو۔ مولوی فاضل انگریزی دان کو ترجیح ہو گی۔ تنخواہ للعہ صہ۔ لمہ ہو گی۔

انگریزی اور عربی اخبارات سے ترجمہ کرنے کی قابلیت لازمی ہے۔ دوسرے شرائط کا فیصلہ بذریعہ تحریر یا بالمشافہ ناظر تالیف و اشاعت سے کیا جاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان ۔ ۴؍ جولائی ۱۹۲۱ء

جماعت احمدیہ کا ایڈریس

بخدمت

ہز ایکسلینسی حضور وائسرائے ہند

۲۳؍ جون ۱۹۲۱ء کو شملہ میں ہماری جماعت کی طرف سے ہز ایکسلینسی لارڈ ریڈنگ بالقابہ وائسرائے ہند کی خدمت میں جو خیر مقدم کا ایڈریس پیش ہوا۔ اور جس کے متعلق مختصر سی اطلاع گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ وہ اور اس کا جواب درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ممبران وفد

ایڈریس پیش کرنے والے معززین کے نام درج ذیل ہیں انہیں سے نمبر ۱ و ۱۵ و ۲۶ کسی وجہ سے نہ پہنچ سکے تھے۔

(۱) سردار امام بخش خان صاحب تمندار کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان
(۲) خان محمد علی خان صاحب جاگیر دار۔ مالیر کوٹلہ
(۳) خان بہادر راجہ پائندہ خان صاحب جنجوعہ آف دارا پور ضلع جہلم
(۴) مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے خلف الرشید بانی سلسلہ احمدیہ
(۵) مرزا شریف احمد صاحب آنریری رسالدار " " "
(۶) غلام محمد خان صاحب آنریری کپتان ضلع جہلم
(۷) غلام محمد خان صاحب آنریری لفٹنٹ۔ " "
(۸) خان بہادر محمد حسین صاحب بی اے سابق سب جج ۔ علیگڈہ
(۹) خان بہادر عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ ۔ بیلی بھیت
(۱۰) خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب آنریری مجسٹریٹ جالندھر
(۱۱) ملک مولا بخش صاحب ۔ آنریری مجسٹریٹ ۔ گجرات
(۱۲) سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سوداگر ۔ سکندر آباد
(۱۳) چودہری نصر اللہ خان صاحب وکیل ہائیکورٹ ۔ سیالکوٹ
(۱۴) چودہری ظفر اللہ خان صاحب بی اے ۔ ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لاء ۔ لاہور
(۱۵) شیخ محمد امین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ۔ لاہور
(۱۶) خان صاحب چودہری محمد خان صاحب ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ ۔ گجرات
(۱۷) فتح محمد خان صاحب صوبیدار میجر پنشنر ضلع جہلم
(۱۸) پیر اکبر علی صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب۔
(۱۹) مرزا ناصر علی صاحب ۔ وکیل ہائیکورٹ ۔ فیروزپور
(۲۰) قاضی محمد شفیق صاحب ایم اے ایل ایل بی پلیڈر پشاور
(۲۱) چودہری سلطان علی صاحب سفید پوش ۔ گجرات
(۲۲) میاں محمد صدیق صاحب سوداگر ۔ کلکتہ ۔
(۲۳) میاں محمد عیسیٰ صاحب بی اے ایل ایل ۔ بی ۔ کلکتہ
(۲۴) مولوی لطف الرحمن صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ کلکتہ
(۲۵) مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان
(۲۶) میاں محمد ابراہیم صاحب سوداگر چرم لاہور
(۲۷) سید بشارت احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن
(۲۸) مولوی عبد الماجد صاحب عربی پروفیسر جوبلی کالج بھاگلپور
(۲۹) مولوی شیر علی صاحب ۔ بی اے ناظر اعلیٰ قادیان
(۳۰) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ۔ سابق وائس پرنسپل سلطانیہ کالج شام ۔ ناظر تالیف و اشاعت ۔ قادیان ۔
(۳۱) مولوی محمد دین صاحب بی اے ۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۔
(۳۲) مولوی ذو الفقار علیخان صاحب ۔ آف رامپور ناظر امور عامہ قادیان
(۳۳) خلیفہ رشید الدین صاحب ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ ۔ قادیان ۔

ایڈریس

رائٹ آنریبل سر روفس ڈینیل اسحٰق
جی ۔ سی ۔ بی ۔ جی سی ۔ ایس ۔ آئی جی سی ۔ آئی ۔ ای ۔ جی سی ۔ وی ۔ او
(بی ۔ سی وجی رسی ۔ بی وجی ۔ ایس ۔ آئی وجی سی ۔ ایس ۔ ای وکے ۔ وی ۔ او)

ارل آف ریڈنگ
وائسرائے وگورنر جنرل ہند

خوش آمدید جناب عالی ہم قائم مقامان جماعت احمدیہ جناب کے تقرر عہدۂ وائسرائیٹی پر جناب کو اپنے امام کی طرف سے اپنی جماعت کی طرف سے اور اپنی طرف سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور جناب کو اور جناب کے توسط سے ہر ایکسلنسی لیڈی ریڈنگ کو اس ملک میں تشریف آوری کے موقعہ پر تہ دل سے خوش آمدید کہتے ہیں ؎

سلسلہ احمدیہ کی بنیاد جناب عالی! ہماری جماعت نسبتاً نہایت ہی قلیل عرصہ سے قائم ہوئی ہے۔ اور اس سلسلہ کی بنیاد پڑے کو صرف اکتیس برس ہوئے ہیں۔ ہمارے سلسلہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پنجاب کے ایک رئیس خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جن کا حال سر لیپل گرفن کی کتاب چیفس میں درج ہے۔ ان کے والد نے شورش غدر کے فرد کرنے میں اپنی طاقت سے بڑھکر خدمات کی تھیں۔ اور ان کے بڑے بھائی خود سیالکوٹ کی باغی فوج کے مقابلہ میں تریموں گھاٹ پر جنگ میں شامل ہوئے تھے۔ اور جنرل نکلسن نے اپنی ایک تحریر میں تسلیم کیا ہے کہ آپ کا خاندان اس شورش کے زمانہ میں اپنے ضلع کے سب خاندانوں سے زیادہ وفادار ثابت ہوا ہے۔ آپ نے ۱۸۹۱ء میں اس موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ جسے مسلمانوں کی کتب میں مہدی یا مسیح اور مسیحیوں کی کتب میں مسیح کر کے پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ ایسے موقعہ پر ہوا کرتا ہے۔ ان کا یہ دعویٰ کرنا تھا کہ ہندوستان کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک ان کی مخالفت کا سخت جوش پیدا ہو گیا۔ اور تمام مذاہب کے پیرؤں نے عموماً اور ان کے ہم مذہبوں نے خصوصاً ان کی اور ان کے ماننے والوں کی جنکی تعداد پہلے سال ایک سو سے زیادہ نہ تھی۔ اسقدر سخت مخالفت کی کہ سوائے پہلے زمانہ کے نبیوں کے اور انکی جماعتوں کے کسی مذہبی فرقہ کی اسقدر مخالفت نہیں پائی جاتی۔

جناب عالی! یہ وہ وقت تھا کہ ہندوستان میں مہدی کا دعویٰ کرنا معمولی بات نہ تھی ۔ گورنمنٹ برطانیہ متواتر او

بعض تجربوں کی بناء پر اس نتیجہ پر پہنچ چکی تھی کہ جب کوئی مہدی نمودار ہوا۔ اسی وقت ملک کا امن برباد ہو جائیگا اور بے گناہ لوگوں کی جانیں مذہب کے نام پر ظلم کے دیوتا کی بھینٹ چڑھائی جائینگی ٭

مشکلات کے باوجود ترقی

مگر باوجود ان تمام روکوں کے بانی سلسلہ علی رؤس الاشہاد اس بات کا اعلان کرتے رہے کہ وہ ان سب مشکلات پر غالب آجائینگے۔ اور ان کا سلسلہ دنیا کے کناروں تک پھیل جائیگا۔ کیونکہ ان کو خدا نے بتایا ہے کہ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلاؤں گا۔ اور دنیا کی بعید ترین مسافتوں سے لوگوں کو تیرے پاس کھینچ کر لاؤں گا۔ مہینہ کے بعد مہینہ اور سال کے بعد سال اس دعوے کے بعد گزرتا گیا۔ اور مخالفت مختلف بواعث سے بار بار زیادہ سے زیادہ شدید صورتوں میں ظاہر ہوتی چلی گئی۔ لیکن باوجود اس کے ایک ایک کرکے اس سلسلہ میں لوگ داخل ہوتے چلے گئے۔ اور آج سے تیرہ سال پہلے جب بانی سلسلہ علیہ السلام فوت ہوئے۔ تو ان کی جماعت کی تعداد ہزاروں سے گذر کر لاکھوں تک پہنچ چکی تھی ٭

دنیا میں قیام امن کے لئے بانی احمدیت کی خدمت

جناب عالی! دنیا کی اس مذہبی خدمت کے ذکر کرنے کا یہ موقعہ نہیں۔ جو ہمارے سلسلہ کے بانی نے کی ہے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ جناب اس خدمت کو معلوم کرکے خوش ہونگے۔ جو انھوں نے دنیا کے امن کے قیام کے لئے کی ہے۔ جس وقت آپ نے دعویٰ کیا ہے۔ اسوقت تمام عالم اسلامی جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا۔ اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ وہ پٹرول کے پیپہ کی طرح بھڑکنے کے لئے صرف ایک دیا سلائی کا محتاج تھا۔ مگر بانی سلسلہ نے اس خیال کی لغویت اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف اسقدر زور سے تحریک شروع کی کہ ابھی چند سال نہیں گذرے تھے۔ کہ گورنمنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا پڑا کہ وہ سلسلہ جسے وہ امن کے لئے خطرہ کا موجب خیال کررہی تھی۔ اس کے لئے ایک غیر معمولی اعانت کا موجب تھا۔ جو لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے تھے وہ تو اس امر کی سچائی کے قائل ہوتے ہی تھے۔ جو سخت سے سخت مخالف تھے۔ اور جنہوں نے جہاد کے معنوں کے انکار کی وجہ سے جو لوگوں میں رائج تھے۔ بانی سلسلہ پر کفر کا فتویٰ دیا تھا ان کو بھی دلائل کے زور کے آگے اپنے خیالات کو بدلنا پڑا۔ اور مخالف علماء میں سے کئی نے صاف لفظوں میں اس تعلیم کو تسلیم کرلیا۔ جو اس مسئلہ کے متعلق بانی سلسلہ دیتے تھے۔ حتّٰی کہ پایونیر میں سرحدی حالات کے ضمن میں اس امر کو تسلیم کیا گیا۔ کہ اس سلسلہ کی اشاعت نے لوگوں کے خیالات میں ایک عجیب تغیر پیدا کردیا ہے۔

قیام امن کی تعلیم

شروع دن سے وہ اس امر پر زور دیتے رہے ہیں کہ اسلامی تعلیم کے مطابق جو شخص جس حکومت کے ماتحت رہتا ہے۔ اس کی وفاداری اس کا فرض ہے۔ اور اس کی حکومت میں امن کا قیام اس پر واجب ہے۔ اور یہ تعلیم ایسی اعلیٰ ہے۔ کہ اگر دنیا اس تعلیم پر عمل کرے۔ تو نہ صرف اندرونی فساد ہی دور ہو جائیں۔ بلکہ بیرونی جنگوں کا بھی سدباب ہو جائے۔ کیونکہ ایک قوم دوسری قوم کے خلاف اسی خیال کی وجہ سے جنگ پر آمادہ ہوتی ہے۔ کہ خود اسی کے بعض افراد اس حملہ آور قوم کے ساتھ ملکر ملک کو برباد کردینگے۔ اور اگر اس کو یہ یقین ہو کہ اس کے سب افراد میدان جنگ میں جان دیدینگے اور حکومت کا ساتھ دینگے۔ تو وہ اعلان جنگ کرنے سے پہلے کافی طور پر غور کرنے پر مجبور ہوگی ٭

سلسلہ احمدیہ کی وسعت

جناب عالی! بانی سلسلہ کے حالات اور اس کی تعلیم کے بیان کرنے کے بعد ہم جناب کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ گو یہ سلسلہ تھوڑے ہی عرصے سے قائم ہوا ہے۔ مگر اس کی شاخیں اسوقت تک مندرجہ ذیل ممالک میں قلیل یا کثیر تعداد میں قائم ہوچکی ہیں۔ ہندوستان تو اس کا مولد ہے ہی۔ اس کے تمام علاقوں کے علاوہ یہ سلسلہ افغانستان۔ ایران۔ بخارا۔ عرب۔ شام۔ سٹریٹس سٹلمنٹ اور سیلون کے علاقوں میں براعظم ایشیاء پر پھیل چکا ہے۔ اور براعظم افریقہ میں سے برٹش ایسٹ افریقہ یوگنڈا۔ بلجیم ایسٹ افریقہ۔ شمال مصر سیرالیون۔ نائجیریا۔ ماریشس میں اس کی شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔ اور پچھلے دو ماہ کے عرصہ میں گولڈ کوسٹ کے ساحل پر پانچ ہزار کے قریب آدمی اس سلسلہ میں نئے شامل ہوئے ہیں۔ براعظم یورپ بھی اس کے افراد سے خالی نہیں۔ پانچ سال سے ہمارا مشن انگلستان میں قائم ہے۔ اور اسوقت تک سو سے زیادہ انگریز اور دوسری یوروپین اقوام کے آدمی اس میں شامل ہوچکے ہیں۔ اور پٹنی میں ایک مسجد تیار کرنے کے لئے زمین خریدی گئی ہے۔ جرمنی میں بھی بعض آدمی اپنے طور پر اس سلسلہ میں داخل ہورہے ہیں۔ براعظم امریکہ کی طرف ہمارا رخ صرف ایک سال سے ہوا ہے۔ لیکن اس عرصہ میں دو درجن کے قریب امریکن اس سلسلہ میں داخل ہوچکے ہیں۔ اور بہت سے لوگ متوجہ ہو رہے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ کوئی مقامی سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ اپنی قوت جذب کی وجہ سے تمام دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اور ہر سال اس کی جڑ زمین میں آگے سے زیادہ دھنستی جاتی ہے۔ اور اس کا تنہ زیادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ مگر اس ترقی کے مقام پر ہم پھولوں کی سڑک پر سے گذرتے ہوئے نہیں پہنچے بلکہ اس تک پہنچنے میں ہم نے ہر ایک عزیز شے کو قربان کیا ہے۔ حتّٰی کہ افغانستان میں ہمارے دو آدمی جنہیں سے ایک اتنی بڑی وجاہت کا عالم تھا کہ امیر حبیب اللہ خان آنجہانی کی تاجپوشی کی رسم اسی نے ادا کی تھی۔ محض اس سلسلہ میں داخل ہونے کے سبب سے مارے بھی گئے ہیں ٭

گورنمنٹ کی وفاداری

جناب عالی! جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ ہمیں اپنے امام کی طرف سے یہ تعلیم دیگئی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت بھی ہم رہیں۔ اس کے پورے طور پر فرمانبردار رہیں۔ اور امن میں خلل کبھی نہ ڈالیں۔ اور یہ تعلیم ہمارے ہمیشہ مدنظر رہی ہے۔ ہم نے ہر مشکل کے وقت اور بے امنی کے زمانہ میں برطانیہ کی گورنمنٹ کی وفاداری کی ہے۔ اور جناب کے پیشرو کے ان الفاظ سے بھی اسپر روشنی پڑتی ہے۔ جو انھوں نے اپنے ایک خط

ہیں جو ہماری جماعت کے موجودہ امام کے نام لکھے تھے۔ چنانچہ ان کے پرائیویٹ سیکرٹری لکھتے ہیں:۔

"میں حضور وائسرائے کی خواہش کے مطابق حضور وائسرائے کی طرف سے جناب کی چٹھی مورخہ ۲۸ مئی کا جس میں آپ نے تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت کی ان کوششوں کا ذکر کیا ہے۔ جو انہوں نے فسادات پنجاب کے دوران میں قیام امن کے لئے کیں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گو اس سے پہلے بھی حضور وائسرائے کو پنجاب گورنمنٹ کے ذریعہ آپ کی خدمات کا (جن کا اعتراف گورنمنٹ پنجاب ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ کر چکی ہے) علم ہو چکا ہے۔ مگر وہ آپ کے کام کی تفصیل کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں ان کی طرف سے آپ کو ایسے مشکلات کے مقابلہ میں گورنمنٹ سے اظہار وفاداری کی مبارکباد دوں"

جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی ہو۔ تب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھکر مدد دی۔ اور علاوہ اور کئی قسم کی خدمات کے ایک ڈبل کمپنی پیش کی۔ جس کی بھرتی بوجہ جنگ کے بند ہو جانے کے رک گئی۔ ورنہ ایک ہزار سے زائد آدمی اس کے لئے نام لکھوا چکے تھے۔ اور خود ہمارے سلسلہ کے بانی کے چھوٹے صاحبزادہ اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں آنریری طور پر کام کرتے رہے۔ اس موجودہ ایجی ٹیشن کے موقعہ پر جو کچھ ہماری جماعت نے خدمات کی ہیں وہ موجودہ امن کے قیام میں ایک بڑا حصہ رکھتی ہیں اور یقیناً یہ ہمارے امام کی کتاب ترک موالات از روئے احکام اسلام ہی تھی۔ جس نے ہندوستان کے ان علماء کا منہ بند کر دیا۔ جو گورنمنٹ سے ترک موالات کا فتویٰ از روئے شریعت اسلام دے رہے تھے۔ اور جس کی مدد سے ہماری جماعت کے [illegible] ترک موالات کی رو کے روکنے میں بہت کچھ خدمت کر سکے۔

جناب عالی! یہ ایک نہایت ہی مختصر خاکہ ہے ان خدمات کا جو ہمارا سلسلہ قیام امن کے لئے بادشاہ معظم کی وفاداری میں کرتا رہا ہے۔ اور اس کے بیان کرنے کی یہ ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ہم جناب کو بتائیں کہ اسی روح کو لیکر ہم آج جناب کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اور اسی روح کے ساتھ ہم جناب کو ہندوستان میں ملک معظم کا سب سے بڑا قائم مقام سمجھ کر یقین دلاتے ہیں کہ ہم ہر ممکن اور جائز طریقہ سے جناب کے زمانہ میں جناب کے ارادوں اور تجویزوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کرینگے۔ اور ہندوستان میں قیام امن کی کوشش اور اس کی ترقی کے لئے سعی میں اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ ملکر آپ کا ہاتھ بٹائینگے۔ اور مخالفین کی مخالفت اور دشمنوں کی دشمنی انشاء اللہ ہمیں اس مقصد سے پھیر نہ سکیگی۔

ہم خوشامدی نہیں

جناب عالی! ہمارے دشمن ہمیں خوشامدی کہتے ہیں۔ اور بعض گورنمنٹ کے حکام یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ بوجہ قلیل التعداد جماعت ہونے کے ہم گورنمنٹ کی وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن نہ اول الذکر نے کبھی یہ سوچا ہے کہ ہم کس غرض سے خوشامد کرتے ہیں اور نہ ثانی الذکر نے ادھر توجہ کی ہے۔ کہ جبکہ گورنمنٹ کی تائید کر کے ہم تکلیف دیئے جاتے ہیں۔ اگر ہم ایجی ٹیٹروں کے ساتھ مل جاتے۔ تو وہ ہم کو سروں پر اٹھائے پھرتے پھر ہمیں گورنمنٹ کی وفاداری کے اظہار میں کیا فائدہ ہے۔ جناب اپنے علم سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ہم نے کبھی گورنمنٹ سے اپنی خدمات کا صلہ طلب نہیں کیا۔ اور ہم ایسا کرنا اپنے اصول کے خلاف خیال کرتے ہیں۔ ہم من حیث الجماعت جو خدمت کرتے ہیں اور یہی خدمت بڑی خدمت ہے۔ اس کے بدلہ میں ہم کبھی صلہ کے نہ طالب ہوئے ہیں اور نہ انشاء اللہ آئندہ ہونگے۔

جناب عالی! گو ہم تھوڑے ہیں۔ مگر ہماری جماعت نہایت منتظم ہے۔ اور ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ایک امام کی اتباع میں کام کر رہی ہے۔ پس بعض خدمات ہم ایسی انجام دے سکتے ہیں۔ جو بڑی جماعتیں بھی نہیں دے سکتیں۔ ہم نسبتاً کمزور ہیں۔ اور تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے ذرائع دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نسبت نہیں رکھتے۔ مگر ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جب کبھی بھی ملکی خدمت کا سوال پیدا ہوا۔ اور حضور ملک معظم کی وفاداری کے اظہار کا موقعہ آیا۔ آپ ہمارے دلوں کو خدا کے فضل کے ماتحت چھوٹا نہیں پائینگے۔

امن کس طرح ہو سکتا ہے

ہم آخر میں جناب کی خدمت میں اس عظیم الشان خدمت کی نسبت بھی کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں جس کے انجام دینے کے لئے حضور ملک معظم نے جناب کو منتخب کیا ہے۔ کیونکہ سچی مرحبا وہی ہے۔ جس میں عملی طور پر کوئی فائدہ پہنچایا گیا ہو۔ ایسی مرحبا جو محض لفظ ہے ایسی قابل قدر نہیں۔

جناب عالی! ہم ان لوگوں میں شامل نہیں ہیں جو ہر جانیوالے کی مذمت کرتے اور ہر آنیوالے کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم جناب کو یقین دلاتے ہیں کہ ملک کی اسوقت کی خطرناک حالت آپ کے پیشرو کے کسی فعل کا نتیجہ نہیں۔ اور محض حکام کی تبدیلی اسمیں تغیر پیدا نہیں کریگی۔ یہ حالت لمبے سلسلہ واقعات کا نتیجہ ہے۔ جو بیسیوں سال سے چلا آرہا ہے اور کوئی اعلان خواہ کتنی ہی آزادی کا مشعر ہو۔ اپنی ذات میں اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ جناب من۔ ہمارے نزدیک اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ حکام اور رعایا دونوں کو اچھی طرح یقین دلایا جائے کہ وہ خدا نہیں ہیں۔ وہ محض انسان ہیں۔ جب تک حکام اس امر کو نہ سمجھ لیں کہ وہ انسان ہیں۔ ان سے غلطیوں کا ہونا ناممکن نہیں۔ اور ان کا یا ان کے افسروں کا ان غلطیوں کو تسلیم کر لینا انکی حقیقت کے منافی نہیں۔ تب تک کوئی امن نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب تک ہندوستانی اس امر کو نہ سمجھ لیں۔ کہ وہ بھی انسان ہیں۔ اور برطانوی حکام بھی انسان ہیں۔ اس لئے نہ تو یہ ناممکن ہے کہ ان سے کوئی غلطی ہو۔ اور نہ یہ ممکن ہے کہ حکام سے کوئی غلطی نہ ہو۔

مگر چونکہ پچھلی بات پہلی بات کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے اور چونکہ ملک کی اصلاح ایسی آسان نہیں جیسے ایک خاص طبقہ کی اصلاح - اس لئے ہم جناب کی خدمت میں باادب التجا کرینگے - کہ جناب حکام میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش فرما دیں کہ :-

(۱) اگر ان سے یا ان کے ماتحتوں سے کوئی غلطی ہو - تو وہ کسی غیر حقیقی عزت کی حفاظت کی فکر میں نہ پڑ جایا کریں - بلکہ اس مقصد کو مدنظر رکھا کریں جس کے پورا کرنے کے لئے حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے ان کو منتخب فرما کر ہزاروں میل کے فاصلہ پر بھیجا ہے - اور

(۲) ان کا سلوک ہندوستانیوں سے برادرانہ ہونا چاہئے نہ کسی اور قسم کا -

ہمارے نزدیک - ان باتوں کی اگر اصلاح ہو جائے - تو ہندوستانی طریق عمل خود بخود بدل جائیگا - لیکن جناب من یہ کام آسان نہیں ہے -

جناب من ! جناب نے اعلان فرمایا ہے کہ آپکے عہد حکومت کا نصب العین تمام اقوام میں برابری ہوگا - مگر ہم عرض کرتے ہیں - کہ صرف اقوام میں ہی برابری نہ ہو - تمام مدارج میں بھی برابری برتی جائے - تب جا کر امن قائم ہوگا *

نو آبادیوں کے متعلق

اس اندرونی انتظام کے متعلق کچھ عرض کرنے کے بعد ہم جناب کی خدمت میں بیرونی سیاست کے متعلق بھی یہ عرض کرنا چاہتے ہیں - کہ ہندوستانیوں کو عموماً اس سلوک کے خلاف شکایت ہے - جو ان کے ساتھ دوسری برٹش کالونیز میں کیا جاتا ہے اور اس شکایت میں وفادار سے وفادار آدمی بھی اس گروہ کے ساتھ شامل ہے - جو حد سے بڑھا ہوا ہے - ہم امید کرتے ہیں کہ جناب کی توجہ اس کی طرف خاص طور پر رہیگی - اور نہ صرف جناب اس برائی کے دور کرنے کی کوشش فرماوینگے - بلکہ اس کوشش سے اہل ہند کو بھی پورے طور پر واقف رکھینگے تاکہ وہ دھوکے میں نہ رہیں *

معاملات ترکی کے متعلق مشورہ

دوسرا معاملہ قریب مشرق کے سوال کا ہے - جس کے متعلق ہم جناب کو توجہ دلانا چاہتے ہیں - ہم لوگ مذہباً سلطان ترکی کو خلیفہ نہیں مانتے اور اسوجہ سے اپنے ابنائے وطن کی ملامت کا نشانہ بن رہے ہیں - مگر ہم اس کے متعلق یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم کو ترکی حکومت کی مصیبت میں ہمدردی ضرور ہے - کیونکہ ہمارے نزدیک ان سے اس طرح معاملہ نہیں کیا گیا - جیسا کہ ہونا چاہئے اور ہمارے نزدیک چونکہ یہ ایسی غلطی ہے - جس کی ہر وقت اصلاح ہو سکتی ہے - تو کوئی وجہ نہیں کہ گورنمنٹ ہند اس کے لئے جد وجہد کو ترک کر دے - اگر پچاس سال کے بعد برٹش گورنمنٹ کی مدد سے السس لورین فرانس کو واپس مل سکتے ہیں - تو کوئی وجہ نہیں کہ موجودہ تصفیہ کے بعد سمرنا اور تھریس جنمیں یقیناً ترکی عنصر زیادہ ہے - ترکوں کو واپس نہ دلائے جا سکیں *

حجاز کی آزادی

مگر ہمارے نزدیک جناب من ! اس سے بھی زیادہ یہ سوال اہم ہے - کہ حجاز کی آزادی میں کسی قسم کا خلل نہیں آنا چاہئے - جب حجاز کی آزادی کا سوال پیدا ہوا تھا تو اسوقت یہی سوال ہر ایک شخص کے دل میں کھٹک رہا تھا - کہ کیا ترکوں سے اس ملک کو آزاد کرنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ بوجہ بنجر علاقہ ہونے کے وہاں کی آمد کم ہوگی - اور حکومت کے چلانے کے لئے ان کو غیر اقوام سے مدد لینی پڑیگی - اور اس طرح کوئی یورپین حکومت اسکو مدد دے کر اسے اپنے حلقۂ اثر میں لے آئیگی -

نئی خبریں اس شبہ کو بہت تقویت دینے لگی ہیں رائٹر نے پچھلے دنوں مسٹر چرچل جو وزیر نو آبادی ہیں انکی ایک سکیم کا ذکر کیا ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اگر حجاز گورنمنٹ اپنے بیرونی تعلقات کو برٹش گورنمنٹ کی نگرانی میں دیدے - اور اندرون ملک کے امن کا ذمہ لے - تو گورنمنٹ برطانیہ اس کو سالانہ مالی امداد دیا کریگی - جناب من ! اس سے تین شبہ پیدا ہوتے ہیں - جن کے ازالہ کی طرف جناب کو فوراً ہوم گورنمنٹ کو توجہ دلانی چاہئے -

اول یہ سکیم وزیر نو آبادی نے تیار کی ہے جس کا آزاد ممالک سے کوئی تعلق نہیں -

(۲) خارجی تعلقات کا کسی حکومت کے سپرد کر دینا آزادی کے صریح منافی ہے -

(۳) اندرون ملک میں امن کے قیام کی شرط آزادی کے مفہوم کو اور بھی باطل کر دیتی ہے -

یہ تو گورنمنٹ کے اصل کاموں میں سے ہے اس شرط کے سوائے اس کے اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے - کہ اگر کسی وقت ملک میں فساد ہوگا - تو برطانیہ کی گورنمنٹ کا حق ہوگا - کہ وہاں کی حکومت کو بدل دے یا وہاں کے انتظام میں دخل دے یا فوجی دخل اندازی کرے - اور یقیناً اس قسم کی آزادی کوئی آزادی نہیں یہ پوری محتاجی ہے - اور فرق صرف یہ ہے - کہ برطانیہ حجاز پر براہ راست حکومت نہ کریگی - بلکہ ایک مسلمان سردار کی معرفت حکومت کریگی - اگر حجاز کی حکومت اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتی تو اس کو ترکوں کو انہی شرائط پر واپس کر دینا چاہئے - جن شرائط پر کہ مسٹر چرچل اسے انگریزی حکومت کے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں -

پس ہم امید کرتے ہیں کہ جناب اس غلط قدم کے اٹھانے کے خطرناک نتائج پر ہوم گورنمنٹ کو فوراً توجہ دلائینگے - اور اس کے نتائج کو جلد شائع فرمائینگے -

مبارکباد

ہم آخر میں پھر جناب کو اس عہدۂ جلیلہ پر ممتاز ہو کر ہندوستان تشریف لانے پر مبارکباد اور خوش آمدید کہتے ہیں - اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں - کہ وہ آپ کے قدم کو صحیح راہ پر چلائے - اور خدا کرے - کہ آپ کے ذریعہ سے ہندوستان کا بگڑا ہوا امن پھر قائم ہو - اور زخمی دلوں پر مرہم لگے - خدا آپ کو دین و دنیا میں سچے راہ کی طرف ہدایت کرے *

ہزایکسیلنسی وائسرائے ہند کا جواب

آپ صاحبان سے جو جماعت احمدیہ کے نمائندے ہیں آج مجھے ملکر بہت خوشی ہوئی۔ اور آپ نے جو اپنے سکرٹری صاحب کے ذریعہ سے میرے وائسرائے ہند بننے پر مبارکباد دی ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے سلسلہ کی ابتدا اور ترقی کے بیان کو نہایت دلچسپی سے سنا ہے۔ اور آپ کی جماعت نے جو خدمات شاہنشاہ معظم کی کی ہیں۔ انکو سنکر مجھے نہایت اطمینان ہوا ہے۔

آپ صاحبان میں مختلف طبقوں اور پیشوں کے قائمقام ہیں۔ جنہیں دیکھ کر میں متاثر ہوا ہوں۔ اور خاصکر یہ دیکھ کر کہ اس وفد میں آپ کے سلسلہ کے مقدس بانی کے دو فرزند بھی شامل ہیں۔ مجھے کمال خوشی ہوئی ہے ٭

جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف

اور یہ بات اور بھی اطمینان کا موجب ہے۔ کہ آپ میں سے بہت سے آدمی ایسے ہیں جو اپنے لباس۔ اپنی وردی اور اپنے سینوں پر کے تمغوں سے یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ اس وفاداری کو برقرار رکھنے کے لئے جو انہیں حضور ملک معظم سے ہے۔ اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے آیندہ بھی اسی طرح تیار ہونگے۔ جیسے کہ وہ پہلے تیار تھے۔
میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں آپ کی جماعت کی خدمات کا اپنے پیشرو سے کم قدردان نہیں ہوں آپ نے جو وفاداری کی روح بعض دفعہ بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرکے ظاہر کی ہے۔ نیز وہ امداد جو آپکی طرف سے گورنمنٹ کو پہنچی ہے۔ وہ قابل مبارکباد ہے ٭

اہم مسائل

اسوقت میری گورنمنٹ کو جو اہم مسائل درپیش ہیں۔ آپ نے ان کا اپنے ایڈریس میں معتدل الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اور ان کے متعلق آپ نے بعض حل بھی پیش کئے ہیں۔ خاصکر وہ مسائل جو مشرق قریب سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ان پر بہت زور دیا ہے۔ ہندوستان کے اندرونی اہم معاملات سے جو گورنمنٹ کو مشکلات درپیش ہیں۔ انکی طرف بھی آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اور ہندوستانیوں کے شہریت کے حقوق جو انکو برطانوی علاقوں۔ اور مقبوضات اور نوآبادیوں میں حاصل ہونے چاہیئیں۔ ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ تسلیم کرینگے کہ ان تمام دقیق اور پیچیدہ مسائل کو مفصل بیان کرنے کی اس ایڈریس کے جواب میں گنجائش نہیں ہوسکتی۔ اگرچہ آپکو تو یہ سہولت ہے کہ آپ نے اپنی معروضات پیش کرکے ایک طرح سے اپنی ذمہ واری سے فراغت حاصل کرلی ہے۔ مگر انکو عملی جامہ پہنانے کا مشکل کام گورنمنٹ کے کندھوں پر باقی رہتا ہے۔

لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ تمام سوالات ہمیشہ پورے طور پر گورنمنٹ کے مدنظر رہتے ہیں۔

عہدنامہ سیورس

آپ خاص طور پر اسبات کو یاد رکھیں۔ کہ گورنمنٹ ہند ہمیشہ کوشش کرتی رہتی ہے۔ کہ ٹرکی کے ساتھ شرائط صلح ایسے طریق سے ہوں۔ جنمیں مسلمانان ہندوستان کے مذہبی جذبات کا زیادہ لحاظ رکھا جائے۔ میں ذاتی علم کی بنا پر کہتا ہوں۔ کہ لارڈ چیمسفورڈ یا مسٹر مانٹیگو پر ہندوستانی مسلمان جائز طور پر کوئی حرف نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ ان دونو جلیل القدر صاحبان نے نہایت زور سے مسلمانان ہندوستان کے خیالات کی نمائندگی کی ہے۔ اور انکو اتحادی اقوام کے سامنے پیش کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اگر اہل ہند کو واقعات کا زیادہ صحیح علم ہوتا۔ تو ہندوستان کے ان دو ممتاز دوستوں کی خدمات زیادہ فراخدلی سے تسلیم کی جاتیں۔ جب سے میں ہندوستان میں اپنے موجودہ عہدے پر آیا ہوں۔ میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ کہ حضور ملک معظم کی گورنمنٹ کے سامنے ان خیالات کو ظاہر کرتا رہوں۔ مسلمانان ہندوستان کی کوششیں ناکام نہیں رہیں۔ آپکے ہموطن بھائیوں کے تازہ وفد نے مسٹر لائڈ جارج وزیراعظم اور ملک معظم کی گورنمنٹ کے سامنے ان خیالات کو ظاہر کیا ہے۔ اور جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ اس وفد سے نہایت ہی ہمدردانہ سلوک کیا گیا ہے۔ میری اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر ایک چیز جو انھوں نے مانگی انکو ان سے وعدہ کیا گیا۔ یہ تو بہت مشکل تھا اور درحقیقت وزیراعظم صاحب نے تشریح بھی کردی تھی۔ کہ وہ انکی تمام معروضات کو قبول نہیں کرسکتے۔ لیکن جیسا کہ آپ تسلیم کرینگے۔ کہ انہوں نے معاہدہ سیورس کو ٹرکی کے حق میں مناسب طور پر ترمیم کرانے کے متعلق جو وعدہ کیا۔ اور جس طرح انہوں نے اپنے اختیارات کو برتا۔ ان کی کوئی معمولی بات نہیں۔

رہی یہ بات کہ یہ شرائط اب تک دول متعلقہ نے قبول نہیں کیں۔ اسمیں وزیراعظم یا گورنمنٹ برطانیہ کا کوئی قصور نہیں۔ کاش! یہ واقعات جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ زیادہ لوگوں تک پہنچ کر تسلیم کرلئے جاتے میں جانتا ہوں۔ کہ بہت سے مسلمان کھلے طور پر اس بات کو تسلیم کرینگے۔ کہ وزیراعظم نے وفد کا ہمدردانہ رنگ میں جو استقبال کیا ہے۔ اس سے حالت بہت کچھ سنور گئی ہے۔ اور بعد ازاں مسٹر مانٹیگو کے ان بیانات سے نئے انکشاف کیا ہے۔ جنمیں وہ شرائط بھی شامل ہیں۔ جو گورنمنٹ برطانیہ یونان اور ٹرکی کو پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور جن کو منوانے کے لئے اپنی طرف سے پوری کوشش کررہی ہے۔ ان سے ملکی حالت میں اور بھی زیادہ تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانان ہند میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو بجائے اس کے کہ گورنمنٹ کی ان کوششوں کا اعتراف کریں۔ جو مسلمانان ہند میں اطمینان اور قناعت پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ کررہی ہے۔ سلطنت انگریزی پر نکتہ چینی کرنے اور گورنمنٹ ہند کو پریشان کرنے کے زیادہ خواہشمند رہتے ہیں۔

گورنمنٹ برطانیہ کا رویہ کمال پاشا کے متعلق

اسوقت بعض لوگوں کا رجحان اس طرف زیادہ ہے کہ برطانیہ کو دشمن اسلام کے طور پر

...ہے۔ اور انگورا میں کمال پاشا کی حکومت کے مقابلہ میں ملک معظم کی گورنمنٹ کی جو روش ہے اسکی طرف انگشت نمائی کی جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ واقعات اس کی تائید نہیں کرتے۔ یہ افواہ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے کمال پاشا کو الٹی میٹم دیا ہے۔ جہانتک میرا علم ہے۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ افواہ کہاں سے نکلی ہے۔ کیونکہ میں نے اس کے متعلق کوئی بات بھی نہیں سنی۔ ملک معظم کے وزراء نے اکثر موقعوں پر اس امر کی تردید کی ہے کہ وہ ایشیائے کوچک کی جنگ میں یونانیوں کو کسی قسم کی امداد دے رہے ہیں۔ جن لوگوں نے ہندوستان میں یہ خیالات پھیلائے ہیں۔ کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے کمال پاشا کی حکومت کے معاملے میں جو کارروائی کی ہے۔ اس سے اپنی اسلام کی مخالفت کا ایک اور ثبوت دیا ہے اور ایک آخری اسلامی حکومت کو کچل دینے کی ایک تازہ مثال قائم کی ہے۔ ان پر بڑی ذمے واری عائد ہوتی ہے۔ اس بیان میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں۔ اس سے بڑھکر اور کونسی بات دور از صداقت ہوگی۔ جو یہ کہا جائے کہ برطانیہ اسلامی طاقت کو تباہ کرنے کے لئے میدان میں نکل آیا ہے۔ مسلمانان ہندوستان کے دلوں میں بے چینی اور تکلیف پیدا کرنے کے لئے اس سے بڑھکر کسی بیان کی حاجت معلوم نہیں ہوتی۔

گورنمنٹ برطانیہ اور ٹرکی

اسوقت جو واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اور ملک معظم کی گورنمنٹ کی طرف سے جو کوششیں ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ مسٹر ونسٹن چرچل کی تقریروں سے معلوم ہوتا ہے۔ ان سے امید پڑتی ہے۔ کہ ٹرکی کے ساتھ ایک معتدل عہدنامہ ہو جانے کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ یونان و ٹرکی کی جنگ میں جس غیر جانبداری کا ملک معظم کی گورنمنٹ نے اب پھر اعلان کیا ہے وہ بدستور جاری رہے گی۔ اور اگر مشرق قریب میں یہ جدوجہد کچھ دیر اور ہوتی رہی۔ تو برطانیہ اپنی مشتہرہ پالیسی سے ہٹنے پر مجبور نہیں ہو گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اتحادی طاقتوں کی کوششوں کے نتیجہ میں یونان اور ٹرکی میں ایسی صلح ہو جائیگی۔ جو عدل انصاف اور معقولیت پر مبنی ہو۔ اور جو اسلامی دنیا کے لئے اطمینان کا موجب ہوگی۔ اور خاصکر مسلمانان ہندوستان کے لئے جو ملک معظم کی رعایا کا ایک بڑا اور ضروری حصہ ہیں ؛

ہندوستانی انگریزی مقبوضات میں۔

میں دوسرے معاملات کا مفصل ذکر کر کے آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ ہاں مجھے صرف اتنا اور کہنا باقی ہے۔ کہ برطانوی مقبوضات اور نوآبادیوں میں ہندوستانیوں کی جو حالت ہے۔ اسکی وجہ سے یہاں ہندوستان میں بھی بہت سی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ اور جن کا مجھے قدرتی طور پر احساس ہے۔ گورنمنٹ ہند ہمیشہ اس معاملے میں ہندوستانیوں کے لئے پوری جدوجہد کرتی رہی ہے۔ اسوقت ہندوستان کے نمائندے لنڈن میں موجود ہیں۔ جو عنقریب امپیریل کانفرنس (مجلس شاہی) میں شامل ہونگے۔ اور نوآبادیوں کے نمائندوں کے سامنے ہندوستان کے لوگوں کے خیالات قابلیت کے ساتھ پیش ہو جائینگے۔ اور مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ میں خود بھی اس نہایت ضروری مسئلے پر پوری پوری توجہ دونگا۔ جس کا یہ حق بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ سلطنت برطانیہ میں ہندوستان کی جو پوزیشن ہے۔ اس پر اس کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ میں خود بھی خوش قسمتی سے امپیریل کانفرنس یا شاہی مجلس جنگ میں ان تمام لوگوں سے ملا ہوں۔ جو ملک معظم کے مقبوضات کی طرف سے نمائندے بن کر آئے تھے ؛

وہ ایسے مدبر نہیں جو معقول باتوں پر کان نہ دھریں یا انصاف کے خیالات سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ لوگ ہندوستانیوں کی معروضات پر پوری پوری توجہ دینگے۔ کیونکہ انکو اپنی ذمے داریاں بھی بھولی نہیں ہیں۔ جو ان پر ان کے ملک اور اہل ملک کی طرف سے عائد ہوتی ہیں۔ اور میرے لئے یہ بات بہت ہی خوش کن ہے کہ وہ لوگ کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں سے ملینگے۔ اور ان مسائل کو زیر بحث لائینگے۔ ایسے اجلاس ہمیشہ میل کے لئے امید اور اعتماد کا باعث ہوئے ہیں۔

اندرونی معاملات

جب سے میں ہندوستان میں آیا ہوں۔ ہندوستان کے اندرونی معاملات کی طرف متواتر توجہ دے رہا ہوں۔ میری اور میرے وزراء کی دلی خواہش یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک ایسی پولیٹیکل حالت پیدا ہو جائے۔ جو زیادہ پر امن اور زیادہ خوشگوار ہو۔ اور جو باہمی سمجھوتہ۔ باہمی ادب ولحاظ باہمی ہمدردی اور قومی مساوات پر مبنی ہو۔ اور میں آپ سے پورا پورا اتفاق کرتا ہوں۔ کہ غلطیوں کی بے جا فخر کے ساتھ حمایت نہیں ہونی چاہیئے۔ اور نہ فرضی رعب کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور میں اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک مجرم کو بلا خوف اور بلا رو رعایت سزا دینی چاہیئے۔ انگریز ہو یا ہندوستانی۔ ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ صبر اور درگذر اور عزم جو کہ انتظام قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اور امن پسند و پابند قانون رعایا کی حفاظت کرنے کے ذریعہ ہندوستان میں رعایا اور حکام کے درمیان بہتر تعلقات پیدا کئے جائیں۔

برطانوی افسروں کا سلوک ہندوستانیوں سے

آپ کے ایڈریس کے مضمون کے متعلق ایک بات میں ضرور کہوں گا۔ اور وہ یہ کہ آپ نے انگریز افسروں کے سلوک کا ذکر کیا ہے۔ جو وہ ہندوستانیوں سے کرتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی اس سے کیا مراد ہے۔ اگر آپ کی مراد سول (عہدے داروں) سے ہے۔ تو میرا یقین ہے کہ غلطیاں تو بے شک ہوتی ہیں۔ لیکن دانستہ نہیں کی جاتیں۔ فیصلہ کرتے وقت ہم سب غلطی کر سکتے ہیں لیکن یہ بات بے بنیاد معلوم ہوتی ہے۔ کہ برطانوی عہدیدار کسی ہندوستانی سے ملتے وقت قومی برتری ظاہر کرنے کی فکر میں ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ آپ نے یہی بات کہی ہو لیکن چونکہ آپ کے الفاظ کے یہ معنے لئے جا سکتے ہیں۔ اسلئے میں بغیر ریمارک کرنے کے ان سے نہیں گذر سکتا۔

میرے پاس جو دور دراز کے صوبوں کے افسروں کے

کاموں کے متعلق رپورٹیں آتی ہیں۔ انکو میں بڑے غور سے مطالعہ کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ شملہ اور دہلی دونو جگہ کہ ہم اپنے بہت سے عہدے داروں سے دور رہتے ہیں۔ لیکن اب تک جو میرا مشاہدہ ہے۔ میں نے یہی دیکھا ہے۔ طبعی طور پر میں اس دیکھ بھال کو نہایت غور کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کہ یہ لوگ جو ملک معظم اور ہندوستان کے خادم ہیں اپنے اپنے ضلع پر حکومت کرنے میں اپنی ذمے داری کو خوب پہچانتے ہیں۔ اور اپنے اندر فرض شناسی کا اعلیٰ احساس رکھتے ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں کہ دانائی اور انصاف سے کام کریں۔ لیکن اگر آپ کی مُراد برطانوی فوجی افسروں سے ہے۔ جنھوں نے کنگس کمشن حاصل کیا ہے۔ تو پھر بھی میں آپکا مطلب نہیں سمجھا یہاں شملے میں جو فوجی اُمور کے افسران اعلیٰ ہیں اور ان کے ماتحت دیگر برطانوی فوجی آفیسر ہیں۔ دوران ملاقات میں ان سے خاص طور سے دریافت کرتا رہتا ہوں۔ کہ آیا یہ بات واقعی سچ ہے کہ برطانوی افسر ہندوستانیوں پر اپنا نسلی امتیاز قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو میرے بخیال میں وہ مجھے یقین دلاتے ہیں۔ کہ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ میں یہ باتیں اسلئے کہتا ہوں۔ کہ جو بات آپ کی طرف سے ایڈریس میں بیان ہوئی ہے۔ اس کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی نہ پیدا ہو۔ مگر ایک لمحے کے لئے بھی یہ خیال نہ کیجئے ہم لوگ جو شملے میں رہتے ہیں یا دور و دراز اضلاع میں حکومت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان سے غلطی نہیں ہو سکتی۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ انسانی فیصلہ جات میں غلطی ہو جاتی ہے۔ جو کچھ ہم کرسکتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ بادشاہ معظم اور ہندوستان کے متعلق اپنے فرض کو اعلیٰ ترین خواہش کے ساتھ اپنی عزت اور ضمیر کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کریں

ہندوستان کا سفر عظیم

آخر میں میں آپ کا بہت شکرگذار ہوں۔ کہ آپ نے لیڈی ریڈنگ کو جو دن بدن اپنے فرائض کی ادائگی میں بڑھتا ہوا اطمینان اور خوشی پاتی ہیں۔ دلی مبارکباد اور دُعا دی ہے اپنے متعلق میں یہ کہتا ہوں کہ آپکے مدد کے وعدہ سے میری ہمت افزائی ہوئی ہے۔

ہندوستان سلطنت جمہوری اور برٹش ایمپائر میں دوسرے ممالک میں مساوات کے عظیم الشان بحری سفر پر نکلا ہے۔ میں اپنے دل سے اس کی کامیابی چاہتا ہوں۔ مجھے یہ فخر ہے۔ کہ شہنشاہ معظم نے اس جہاز کے چلانے اور حفاظت کے ساتھ ٹھیک راستے پر لیجانے کا بھاری کام ایک وقت کے لئے میرے سپرد کیا ہے۔ لیکن کپتان جہاز جو جہاز کے چلانے والا ہے۔ بغیر ان سب لوگوں کی دلی اور مستعدانہ مدد کے جو جہاز پر سوار ہوں۔ خواہ وہ جہاز کے اعلیٰ و ادنیٰ کارکنان ہوں یا مسافر۔ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور معزز حاضرین مجھے یقین ہے۔ کہ یہ امداد مجھے آپ کی طرف سے ضرور ملیگی۔ خواہ کسی حیثیت میں آپکو اس مدد کے لئے بلایا جائے۔ میں آپ کی طرف سے وفادارانہ جذبات کے اظہار پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیز اس بات کا بھی شکر گذار ہوں۔ جو آپ نے یہ اظہار کیا ہے۔ کہ ہر ضرورت کے وقت آپ سب پر اعتماد کیا جا سکتا ہے ۔

ابن ظفر علیخان کی سرکار سے معافی

زمیندار کے دور اول میں مسٹر ظفر علیخان نے لوگوں میں جو گرمی پیدا کی ایک طوفان مچایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ضمانتیں اور پریس وغیرہ ضبط ہوئے۔ مسٹر موصوف کو نظر بند ہونا پڑا۔ اس سے نجات نہ دیکھ کر آپنے گورنمنٹ پنجاب سے معافی لے لی۔ اس سے آپ شورش پسندوں کی نگاہ میں جتنے باوقار تھے۔ اُتنے ہی ذلیل ہو گئے۔ اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو قائم کرنے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے۔ مگر بات نہ بنی آخر اسی میدان میں جس سے توبہ کرکے نکلے تھے۔ کُود پڑے۔ گورنمنٹ نے پھر پکڑا۔ اور نظر بندی کی بجائے جیل خانے میں بھیجدیا

یہ بات قابل تعریف ہے۔ کہ جس بات کو انسان حق سمجھے اسکی خاطر ہر ایک تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہے۔ ایسے انسان جس مقصد و مدعا کو لیکر کھڑے ہوں اسے ان کی ذات پر فخر ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو محض نام و نمود یا دنیاوی لوٹ کھسوٹ کے لئے دہوکہ بازی کرتے اور ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ہوتے ہیں۔ وہ جس تحریک کے ساتھ بھی ہوں۔ اس کے لئے کلنک کا ٹیکا ہوتے ہیں۔

مسٹر ظفر علی جس دھوم دھام سے جیل میں گئے۔ اُنھوں اگرچہ ان کے گذشتہ رویہ کو بھلا دیا۔ لیکن اسپر پردہ ضرور ڈالدیا۔ مگر ان کے خلف الصدق مسٹر اختر علی نے آبائی تقلید کرتے ہوئے اسے چاک کر دیا ہے۔ چنانچہ پیسہ اخبار اور دیش نے یہ راز طشت از بام کیا ہے کہ گورنمنٹ زمیندار کے بعض مضامین کی وجہ سے مسٹر اختر علی پر مقدمہ چلانے لگی تھی۔ کہ وہ لالہ ہرکشن لال کی وساطت سے سر جان مینارڈ پریزیڈنٹ پنجاب کونسل سے شملہ جا کر ملے۔ اور ایک تحریر لکھ کر دی۔ جس کے باعث مقدمہ سے گلو خلاصی ہوئی۔ یہ خبر نہایت وثوق کے ساتھ شایع کی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق زمیندار کو چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تردید کرے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مشہور ہے۔ کہ مسٹر اختر علی خان نے شملہ جا کر نہ صرف اپنے اوپر سے مقدمہ ٹلانے کے لئے حکام کی منت خوشامد کی ہے۔ اور آیندہ کے لئے زمیندار کے رویہ کی نسبت اطمینان دلایا ہے۔ بلکہ مسٹر ظفر علیخان کی رہائی کے لئے بھی درخواست کی ہے۔ اور اس کے بعد منٹگمری جیل میں جا کر اپنے والد سے آزادانہ ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ جن کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ مسٹر ظفر علی نے اسبات کا اطمینان ہو جانے پر کہ ان کی معافی منظور ہو جائیگی۔ علی برادران کی تقلید میں معافی مانگنی منظور کر لی ہے ؛

اگر یہ بھی درست ہے۔ تو جہاں ہم مسٹر ظفر علی کی رہائی کی خبر سننے کے منتظر ہیں۔ وہیں اسبات پر بھی افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اس صورت میں وہ قید خانہ سے کچھ کھو کر نکلینگے۔ نہ کہ کچھ حاصل کر کے ۔

اشتہار

ایک ضروری اعلان

قادیان میں سکنی زمین لینے والے توجہ فرماویں

میں اس اعلان کے ذریعہ تین قسم کے احباب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں:-

اوّل وہ احباب جو قادیان میں سکنی زمین لینا چاہتے ہیں۔ ان کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ چونکہ اب بفضلہ تعالیٰ قادیان کی آبادی بہت ترقی کر رہی ہے۔ اسلئے اس بات کی مستقل ضرورت پیش آرہی ہے کہ نئی آبادی کے متعلق ایک کمیٹی بنا دیجائے جو نئی آبادی کا نقشہ سڑکوں اور گلیوں کی تقسیم بازاروں اور چوکوں کا تعین مساجد اور کنوؤں کی جگہ کا تقرر نالیوں اور پانی کے بہاؤ کا فیصلہ کریں۔ اور اپنی زیر نگرانی نئی آبادی کو چلائیں۔ اب تک یہ کام سرسری طور پر ہماری معرفت ہوتا رہا ہے لیکن کام چونکہ بہت بڑھ گیا ہے اور پیچیدہ ہو رہا ہے۔ اسلئے ایک سب کمیٹی کا بنایا جانا نہایت ضروری ہے اس کمیٹی میں ایک اوورسیر ایک ڈاکٹر اور ایک تجارت پیشہ صاحب بھی ہونگے اسلئے ضروری ہے کہ اب ایک عرصہ تک جب تک ان تمام امور کا تصفیہ نہ ہو جاوے۔ آئندہ فروخت اراضی کا کام روک دیا جاوے۔ لیکن چونکہ کچھ زمین جس کا نقشہ تجویز ہو چکا ہے۔ ابھی قابل فروخت باقی ہے۔ اور بعض احباب بہت جلد زمین خریدنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد اپنی درخواستیں معہ رقبہ مطلوبہ و قیمت ارسال فرماویں۔ اس موجودہ رقبہ کے ختم ہو جانے کے بعد جب تک نیا انتظام قائم نہ ہو جائے۔ زمین نہیں مل سکیگی۔ نیز یہ یاد رکھیں۔ کہ محض درخواست پر زمین نامزد نہیں کی جاسکتی۔ پوری قیمت ساتھ آنی چاہیئے۔ قیمت محلہ دارالفضل میں ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ۔ اندرون محلہ اور پندرہ روپیہ فی مرلہ برلب سڑک کلاں جو موضع کھارہ کو جاتی ہے۔ اور اگر کسی صاحب نے سالم کا سالم کھیت لینا ہو اور اپنی مرضی کے مطابق راستے چھوڑنے ہوں تو دس روپیہ فی مرلہ قیمت ہوگی۔ محلہ دارالرحمت میں احمدیہ سٹور کے پاس یعنی قادیان کی آبادی کے بالکل قریب حسب موقعہ فی مرلہ ۳۰، و ۲۵، و ۱۷۔

دوم وہ احباب۔ جو زمین لینا کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی انھوں نے پوری قیمت ادا نہیں کی۔ انکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ جیسا کہ کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے اور بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ جب تک پوری قیمت وصول نہ ہو جائے۔ کوئی ٹکڑا کسی صاحب کے واسطے روکا نہیں جاسکتا۔ کیونکہ اس سے شکایت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر وہ زمین لینا چاہتے ہیں تو فوراً اپنی اپنی بقیہ قیمت ادا فرمادیں۔ ورنہ وہ مطلع رہیں کہ آج کی تاریخ یعنی ۲۸ جون ۱۹۲۶ء سے ایک ماہ کے بعد ان کا کوئی حق نہیں رہیگا۔ اور زمین دوسرے درخواست کنندگان کو دیدی جائیگی۔ براہ مہربانی اس قاعدہ سے کوئی صاحب اپنے آپ کو مستثنیٰ تصور نہ فرمادیں:-

سوم وہ احباب جو زمین لے چکے ہیں۔ اور قیمت بھی پوری ادا فرما چکے ہیں۔ لیکن تا حال انھوں نے وہاں مکان نہیں بنایا۔ ان کی خدمت میں لکھا جاتا ہے۔ کہ ان کا زمین خرید کر مکان نہ بنانا کئی طرح سے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اوّل۔ دور دور مکانات ہونے کی وجہ سے یعنی اس وجہ سے کہ درمیان میں جگہ خالی رہتی ہے۔ اور الگ الگ مکان بن رہے ہیں۔ آئے دن چوری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور منتشر آبادی کی وجہ سے حفاظت کا انتظام بھی مشکل ہو رہا ہے۔ دوسرے جب کوئی نیا مکان بنتا ہے۔ تو چونکہ اس کی جگہ کے تعین کیلئے دور سے نشان نکال کر لانا پڑتا ہے۔ اسلئے بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے اور سارا نقشہ خراب ہو جاتا ہے۔ سوم موجودہ صورت منظر کے لحاظ سے بھی نہایت بدنما ہے۔ اسلئے ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اپنی خالی زمینوں میں جلد مکانات تعمیر کروائیں۔ اخراجات تعمیر دن بدن گراں ہو رہے ہیں۔ اور اگر کچھ توقف ہو۔ تو کم از کم اتنا تو فوراً کروا دیا جائے کہ اپنی جگہ کی چار دیواری کروا دی جائے اور اس کے بعد جلد مکان بنوا لیا جاوے۔ ورنہ نظارت امور عامہ کو انتظامی طور پر اس کے متعلق کوئی کارروائی کرنی پڑیگی۔ کیونکہ موجودہ صورت بہت تکلیف دہ ہے۔ اور آئندہ زمین خریدنے والے بھی نوٹ فرمالیں کہ صرف ان احباب کو زمین دیجاویگی جنھوں نے جلد مکان تعمیر کرانا ہو:-

خاکسار:- مرزا بشیر احمد۔ قادیان

ہندوستان کی خبریں

تلک سوراجیہ فنڈ ۱۰۵ لاکھ سے زیادہ ہوگیا

بمبئی ۳۰ جون - اطلاع ہے - کہ آج ۴ بجے دن تک تلک سوراجیہ فنڈ میں کل ۱۰۵ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے - مسٹر گاندھی اور آپ کے ساتھیوں کو یقین کے ساتھ امید ہے - کہ جب اضلاع [illegible]بوں کی کانگریس کمیٹیوں کی قطعی رپورٹیں موصول ہونگی - تو فنڈ پورا ایک کروڑ روپیہ ہو جائیگا

ہند میں سونے کی پیداوار

اس ماہ میں جو سونا ہندوستان کی مختلف کانوں سے بمبئی ٹکسال میں پہونچا ہے - اس کی تخمینی قیمت ۱۱ لاکھ ۲ ہزار ۵۴۵ روپے بارہ آنے سات پائی ہے ۔

ایک لڑکی پچاس روپے میں

علی پور فوجداری سشن کورٹ میں ایک واقعہ کی تفصیلات ظاہر کی گئی ہیں۔ ایک مسلمان چچا اور چچی نے پچاس روپے میں اپنی بھتیجی کو ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا - جو بدچلنی کے لئے لڑکیوں کی خرید و فروخت کرتا ہے - اس شخص نے لڑکی کو بدچلنی پر مجبور کیا - لڑکی کے راضی نہ ہونے پر اسے مارا پیٹا - اس کے بال کاٹ ڈالے لڑکی کا چچا اور چچی ماخوذ ہیں - نیز خریدنے والے پر بھی مقدمہ چلایا جانے والا ہے ۔

سیلاب سے ریلوی حادثہ

۲۵ جون کو تین بجے صبح کیمو دہلی اور مراد آباد کے درمیان ریلوے لائن سیلاب کی وجہ سے ٹوٹ گئی - امروہہ اور چاند نگر اسٹیشنوں کے درمیان بیسویں میل پر ۷ نمبر پسنجر ٹرین پٹڑی سے اتر گئی - اور انجن معہ چار گاڑیوں کے پانی میں چلا گیا - اس حادثہ میں ۴ مسافر گم ہو گئے ہیں اکثر کو خفیف ضربات پہونچی ہیں ۔

انڈی پنڈنٹ پر لائبل کا فیصلہ

انڈی پنڈنٹ - الہ آباد کے سابق ایڈیٹر سید حسین کے خلاف مسٹر بی - سی بائی والا نے ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا تھا - اسمیں ایڈیٹر مذکور کو ساڑھے سات ہزار روپیہ ادا کرنے کی سزا دی گئی ہے ۔

اموات طاعون

شملہ ۲۸ جون - ساری ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۱۱ جون میں پلیگ کی ۱۶۶ وارداتیں اور ۱۱۳ موتیں ہوئیں - پنجاب میں صرف دو موتیں واقع ہوئیں ۔

ایرانی سفیر ہندوستان میں

نواب نصیر الممالک سفیر اعلیٰ یک شنبہ کے روز قاسم باغ پہنچ گئے - جہاں وہ مہاراجہ بہادر کے مہمان ہونگے ۔

شادیوں کے اندراج

گورنمنٹ پنجاب کی رائے ہے - کہ شادیوں کے اندراج کو اگر لازمی کر دیا جائے - تو یہ اچھی اصلاح ہوگی ۔

مجلس وضع قانون پنجاب کا اجلاس

ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے فیصلہ کیا ہے - کہ ۲۵ جولائی کو بروز شنبہ کونسل کا اجلاس ہو - کونسل کا اجلاس کونسل چیمبر لاہور میں اس تاریخ کو ۱۱ بجے صبح سے شروع ہو گا ۔

مولوی لقاء اللہ اور صوفی اقبال احمد کی معافی ضبط

شملہ ۲۷ جون - گورنمنٹ پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پانی پت کے مولوی لقاء اللہ اور صوفی اقبال احمد جو اکتوبر ۱۹۲۰ء میں بجرم بغاوت سزایاب ہوئے تھے - معاملہ زمین کی جو معافی تھی - وہ ضبط کر لی گئی ہے ۔

ایک ریاست میں تارکان موالات کا داخلہ بند

کٹک ۲۷ جون - مسٹر برائس پرنٹنڈنٹ ریاست کیونجھر (اڑیسہ) نے حکم جاری کیا ہے کہ اس ریاست میں کوئی تارک موالات داخل نہ ہو - جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کریگا - اُسپر مقدمہ چلایا جائیگا ۔

انگورہ کے متعلق برطانیہ کا رویہ

شملہ ۲۶ جون - اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ یا اتحادی گورنمنٹیں روپیہ یا سامان جنگ سے یونانیوں کو مدد دے رہی ہیں - یہ بالکل غلط ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ گورنمنٹ انگورہ سے کھلم کھلا برسر جنگ ہے ۔

فجی میں ہندوستانیوں کی تحقیق کیلئے کمیٹی

شملہ ۲۶ جون - حکومت ہند نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو جزائر فجی جائیگی اگر فجی کی جانب ہندوستانی تارکان وطن کے جانے کی سکیموں کی عام مناسبت کی جانچ کرے - کمیٹی معلوم کریگی - کہ اسوقت جو ہندوستانی وہاں موجود ہیں - انکی حالت کیسی ہے - اور بے چینی کے اسباب کیا ہیں اور مشورہ دیگی - کہ تمام حالات کو دیکھ کر فجی میں ہندوستانی تارکان وطن کا جانا مناسب ہے یا نہیں ۔

سردار سرود ل سنگھ کو پانچ سال قید کالا پانی

سردار سرود ل سنگھ کویشر کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا - سردار صاحب کو پانچ سال کی جلاوطنی کی سزا دیگئی ہے ۔

پریس ایکٹ منسوخ

کمیٹی پریس ایکٹ نے اپنا کام ختم کر کے رپورٹ لکھدی ہے - جو تمام ممبران کی متفقہ رائے سے تیار کیگئی ہے - پریس ایکٹ منسوخ کیا گیا ہے کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں - کہا جاتا ہے کہ انہیں اخبارات کی نکتہ چینی کے متعلق ہندوستانی والیان ریاست کو کوئی خاص مراعات نہیں دی گئیں - آئندہ اخبارات پر ایڈیٹر کا نام شایع کرنا لازمی ہو گا - مغویانہ پمفلٹ اور دیگر زہر آلود لٹریچر سی کسٹمز ایکٹ اور پوسٹ آفس ایکٹ کی زد میں آئینگے - آئندہ پریس ضبط نہیں کیا جائیگا ۔

ایک پارسی کا تین لاکھ سوراجیہ فنڈ میں چندہ

بمبئی ۲۸ جون - مسٹر اردیشر گودرج جو آہنی صندوقوں کے کارخانے کے مالک ہیں - تلک سوراج فنڈ کے لئے تین لاکھ روپیہ پیش کیا ہے ۔

ڈاکٹر کچلو کو تنبیہ

ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے ڈیرہ دون اور دیگر مقامات صوبہائے متحدہ میں جو تقریریں کی تھیں - انکی نسبت گورنمنٹ مذکور نے پنجاب گورنمنٹ کے توسط سے ان کو متنبہ کیا ہے - کہ اگر انھوں نے اس قسم کی تقریروں کا اعادہ صوبہائے متحدہ میں کیا - تو ان پر گذشتہ تقریروں کی بناء پر مقدمہ چلایا جائیگا ۔

اسلام ترک کرنے پر شادی فسخ نہ ہو

پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں چودھری محمد امین یہ قرارداد پیش کرینگے کہ ایک ایسا قانون پاس کیا جائے کہ کسی مسلمان عورت کے مذہب اسلام ترک کرنے پر اسکی شادی فسخ نہ ہو

ممالک غیر کی خبریں

لارڈ کرزن اور ایم برائنڈ میں اتفاق رائے لنڈن ۱۹؍ جون۔ اطالوی وزیر اعظم کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد دول اتحاد کی طرف سے یونان کو وہ شرائط روانہ کئے گئے۔ جو ایم برائنڈ اور لارڈ کرزن نے باہمی اتفاق رائے سے طے کئے ہیں۔ اور جن کی بنا پر دول متحدہ یونان اور ٹرکی کے درمیان مصالحت کرانا چاہتے ہیں۔ اگر یونان اسپر رضامند ہوا۔ تو اسکو ان شرائط سے مطلع کیا جائیگا۔ اور بعدہٗ ترکوں سے گفتگو کی جائے گی بالا سلیشیا کے مسئلہ میں بھی لارڈ کرزن اور ایم برائنڈ میں اتفاق رائے ہو گیا ۔

اگر یونان نے ترکی علاقوں کو خالی نکیا لنڈن ۲۰؍ جون۔ روما کا ایک برقی پیام مظہر ہے۔ کہ بکر سمیع بے نے پیرس میں ایک ملاقات کے دوران میں مسائل مشرقیہ کے تصفیہ کے متعلق کہا کہ اگر یونان نے ٹرکی کے ان علاقوں کو خالی نہ کیا۔ جن پر وہ ناجائز طور پر قابض ہے۔ تو ٹرکی اتحادیوں کی مداخلت کو تسلیم نہیں کریگی ۔

حکومت یونان کی ضد لنڈن ۲۱؍ جون۔ اخبار "ڈیلی میل" کو ایتھنز سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہر ایسی تجویز کو نامنظور کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ جو اس قریب الوقوع جنگی کارروائی کو معرض التوا میں ڈالنے کا موجب ہو۔ جو مشرق قریب میں امن قائم کرنے کا تنہا فوری اور زبردست ذریعہ ہے ۔

آئرلینڈ کے متعلق انگریزی بولنے والوں کی خواہش لنڈن ۲۱؍ جون۔ بادشاہ سلامت مع بیگم صاحبہ جس وقت بلفاسٹ پہنچے ہیں۔ تو ان کا بہت پرزور استقبال کیا گیا۔ بادشاہ سلامت نے تقریر میں کہا کہ انگریزی بولنے والی دنیا کی دلی خواہش ہے کہ مسئلہ آئرلینڈ تسلی بخش صورت میں طے ہو جائے آئرلینڈ والوں کو آزاد جماعتوں کے ساتھ جن پر سلطنت کا انحصار ہے۔ وفادارانہ موالات کی صورت میں مل کر کام کرنا چاہیئے ۔

کشتیوں پر آئرلینڈ کا جھنڈا نیویارک ۱۷؍ جون۔ "ٹریبون" نے ایک سن فین افسر کا بیان نقل کیا ہے۔ کہ وہ آبدوز کشتیاں جو امریکہ اور آئرلینڈ کے درمیان آتی جاتی ہیں۔ اور ان پر آئرلینڈ کا جھنڈا ہے۔ ڈی ویلیرا صدر جمہوریہ آئرلینڈ اور دیگر معتمد سن فین انہیں کے ذریعہ آتے جاتے ہیں ۔

قلعہ برارڈ میں آتشزدگی لنڈن ۱۷؍ جون۔ لارڈ مین ڈن کی جائے قیام قلعہ برارڈ کو گذشتہ رات مسلح آدمیوں نے آگ لگا دی۔ جو بالکل جل گیا۔ لارڈ کو اغوا کر لے گئے۔ اب پتہ نہیں کہ کہاں ہیں۔

ایک ریل گاڑی کی تباہی لنڈن ۲۴؍ جون۔ بلفاسٹ سے ڈبلن کی طرف جو ریل گاڑی جا رہی تھی۔ اس کے پٹری سے اتر جانے سے بہت سے سپاہی اور گھوڑے زخمی ہوئے۔ یہ گاڑی بلفاسٹ سے ان سپاہیوں کو لا رہی تھی جو پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقع پر وہاں موجود تھی فوج کی جو کمپنی تباہ ہوئی ہے۔ وہ بلفاسٹ میں ملک معظم کے جلوس کے ہمراہ تھی ۔

نقصان جان بعد کا پیام مظہر ہے کہ چار سپاہی ہلاک اور تیرہ زخمی ہوئے ہیں۔ یہ حادثہ ایک سرنگ کے پھٹنے سے واقع ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدہ پردازوں نے پہلے ریل کی پٹڑی کو بیکار کر دیا تھا۔ اور دونوں لائنوں کے درمیان بم کے گولے رکھ دئے تھے ۔

زخمی گھوڑے لنڈن ۲۴؍ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس حادثہ میں تقریباً ایک سو چار گھوڑے زخمی ہوئے۔ جنمیں سے اکثر کو بعد میں گولی کا نشانہ بنا دینا پڑا۔

کردستان حکومت برطانیہ کا منشا کردستان میں انگریزوں کی تعداد کو کم کر دینے کا ہے چنانچہ ہائی کمشنر نے تجویز کیا ہے کہ ایک انسپکٹر جنرل چھ فوجی کمانڈر نیز تین اعلیٰ اور اکتالیس ادنیٰ افسر رکھے جائیں ۔

مصر کی نیابت لنڈن ۲۴؍ جون۔ قاہرہ کی عدالت کے صدر نیز دیگر ججوں نے اعلان کیا ہے کہ ہمیں عدلی پاشا اور سرکاری وفد پر پورا پورا اعتماد ہے۔ رشید پاشا بھی وفد میں شامل ہونے کے لئے لنڈن گئے ہیں۔

زاغلول پاشا نے اعلان کیا ہے کہ مصری کابینہ ملک میں اعتماد کھو چکا ہے۔ اس لئے ہمیں صرف انگلستان کے مقابلہ کے لئے کمربستہ ہونا چاہیئے ۔

پرانے سکوں کا کثیر رواج طہران ۲۲؍ جون۔ طہران میں آجکل ۵ قران کی اشرفیاں بکثرت رائج ہیں۔ جو روس کی ڈھلی ہوئی ہیں۔ اسوقت روسی گورنمنٹ کے پاس ایک ٹھپہ مظفر الدین شاہ کے زمانہ کا ہے جس سے وہ بہت ہی کام لے رہی ہے۔ تمام نئے سکوں پر ۱۳۲۰ سنہ شمسی لکھا ہوا ہے ۔

فلسطین میں انکشافات یروشلم ۲۰؍ جون۔ عسقلان میں کھدائی سے ہیرود اعظم کے زمانہ کے ایک اعتکاف خانہ کا پتہ لگا ہے۔ جسمیں ہیرود کا ایک عظیم الشان مجسمہ بھی پایا گیا ہے ۔

آئرلینڈ کا مسودہ ہوم رول لنڈن ۲۱؍ جون۔ ہوس آف لارڈز میں ۴۵ کے مقابلہ میں ۶۶ راؤں سے لارڈ ڈونو کی یہ تجویز منظور کر دی ہے کہ آئرلینڈ کے مسودہ ہوم رول میں کچھ ترامیم کی جائیں۔ اور سن فائنروں کے ساتھ پھر نامہ و پیام جاری کیا جائے۔

شاہ یونان کا دورہ میدان جنگ سمرنا کا تار ہے کہ شاہ یونان نے میدان جنگ کا دورہ دو ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔

برہما پر لارڈ سڈنہم کا خیال لنڈن ۲۲؍ جون۔ لارڈ سڈنہم نے ہوس آف لارڈز میں اعلان کیا ہے کہ برہما اس قابل نہیں کہ اسپر قانون اصلاحات ہند کا اطلاق کیا جائے ۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا)